فہرست

	حرفِ اول	23
	اُردو نظمیں	
-1	خُدا کی یاد	27
-2	نعتِ رسولؐ	28
-3	اِمام کربلا	29
-4	قانون قُدرت	30
-5	امریکہ کا عراق پر حملہ	31
-6	زندگی کے حقائق	34
-7	رام اور کرشن کے پیروکار	36
-8	نوحہء راوی برلبِ راوی	38
-9	قوم کے مسیحا	40
-10	قرض یا امداد	42
-11	عورت کی کہانی	44

-12	نظریہءضرورت	46
-13	صدام تیری عظمت کوسلام	48
-14	پاک فوج کے لئے	50
-15	مٹی کی خُوشبو	52
-16	سیاستدان	54
-17	قِطعہ	55
-18	قدرِ اِنسانیت	56
-19	قِطعہ	57
-20	عارضی اقتدار	58
-21	جنّت	59
-22	لوگواب توہوش کرو	60
-23	عظمتِ قلم	62
-24	انسانیت کی موت	64
-25	مٹی کی کشش	65
-26	آنے والوں سے کیوں اُمیدِ وفا رکھتے ہو؟	68
-27	ویلنٹائن ڈے	70
-28	کرکٹ ورلڈکپ 2003ء	71
-29	زرداروں کے محلوں میں	73
-30	عبادت کامفہوم	75
-31	دَیروحرم	76

-32	عراق میں امریکیوں کا انجام	77
-33	ایک ہیں یہود ونصاریٰ کے مفادات	79
-34	P.T.V کی بے حسی	80
-35	ہوّسِ اِقتدار	81
-36	سچّا خوف	83
-37	مِلّت ہے پریشاں	84
-38	رازِ زندگی	85
-39	سرمایہ داروں کی اولاد کی رائے	86
-40	سایہء	87
-41	جذبہء سرفروشی	88
-42	جواب	89
-43	سرکاری افسر	91
-44	سائنسی ترقی یا انسانیت کی پستی	92
-45	ہَوّسِ زر	94
-46	دولت کے پُجاری	96
-47	رزمِ حق وباطل	97
-48	اپنوں کے قاتل	98
-49	لکیریں	99
-50	خودکشی	100
-51	ایمان	101

-52	قِطعہ	102
-53	ڈاکٹروں کی رائے	103
-54	پہلی مُلاقات	104
-55	بدلتے حالات	106
-56	دوحرفی	108
-57	تم مِلنے چلی آؤ	110
-58	تیرانام	111
-59	بولوشب بھرکہاں رہے ہو	112
-60	گردشِ دوراں	114
-61	برسات	116
-62	دردِجُدائی	118
-63	آج رات تُو مُجھ سے مِلنے آجانا	120
-64	فلرٹ	122
-65	زچہ بچہ ہسپتال	124
-66	اِنتظار کی گھڑیاں	125
-67	عادت	126
-68	قِطعہ	127
-69	اپنی بھجنی سے پیار کرو	128
-70	دل مِلنے کومجبور	130
-71	کِسی کا نام	132

-72	وہ اپنے گھر میں سُکھی رہے	133
-73	اپنا گھر بچایئے	135
-74	بے وفائی	136
-75	راگ رنگ	137
-76	گیت	139
-77	قناعت	141
-78	اعتراف	142
-79	غالب و میر	143
-80	جُرأتِ اِنکار	144
-81	ڈیوٹی	146
-82	کب ظلمت کی رات چھٹے گی	147
-83	پیسے کا کھیل	150
-84	قطعہ	151
-85	آئینی ترامیم	152
-86	گُمراہی	154

اُردو غزلیں

-1	جب بھی ہم اُن کو پیغام وفا دیتے تھے	157
-2	ساقی نے میرے پیار کا اچھّا صِلہ دیا	158
-3	جس گلی میں مجھے پیار ملتا نہیں	159

-4	جب سے اپنا دل دے بیٹھے اِک البیلی نار کو	160
-5	یہ گجرے یہ کنگن، یہ زُلفیں یہ آنچل	161
-6	پہلی بار آج تیرا ڈانٹنا اچھّا لگا	162
-7	رقیبوں کے قصّے سُنایا نہ کر	163
-8	خط گرایا فرش پر میں نے اس انداز سے	164
-9	گلشن میں محبت کے پُھول کھلا کرتے ہیں	165
-10	یہ پیڑ یہ پربت یہ امبر یہ ستارے	166
-11	اپنی بھی تمنّا تھی کہ چاہے جاتے	167
-12	تیری زلفوں کے سائے میں گزری ہوئی گھڑیاں	168
-13	طرح طرح کی مشکلیں زندگی میں آئی ہیں	169
-14	عہدِ پیری توبہ کی تو کیا توبہ کی	170
-15	عشق کرتے ہو تو نظریں چُراتے کیوں ہو	171
-16	کِس ادا سے لئے ''کش'' بھرے جام کے	172
-17	اُس کی آنکھوں سے رواں اشکوں کی لڑی تھی ایسے	173
-18	چشمِ یاراں کِسی کی یاد میں پُرنم تو نہیں ہے	174
-19	میرے گھر کے راستے مُشکل تو نہیں تھے	175
-20	بھیگنے کے خوف سے بارشوں سے ڈرتا ہُوں	176
-21	تیری چوکھٹ پر جُھکے میں نے ستارے دیکھے	177
-22	عِشق بن جائے تیری رُسوائی	178
-23	ماحول ہے خراب ذرا دیکھ کر چلو	179

-24	رفتہ رفتہ میری یادوں کو مِٹانا ہوگا	180
-25	شمع کو جو نسبت ہے پروانے سے	181
-26	کیسے بُھولو گی مُجھے میری شناسا بن کر	182
-27	منزل تک جو تیرا ساتھ دیا ہے میں نے	183
-28	راتوں کو جِس کی یاد میں آنسو بہائے ہیں	184
-29	چہرے کو تیرے تازہ کِھلا پُھول کہوں گا	185
-30	آج میں نے دُنیا والو یارا اپنا کھویا ہے	186
-31	آنکھ سے نکلے آنسوؤں کی تم کو قدر کیا ہوگی	187
-32	اِنسانیت کی دُنیا میں نہ قدر رہی ہے	188
-33	دل کے ارمان بھری محفل میں لُٹائے میں نے	189
-34	میرے لئے تو گوہرِ نایاب تو نہیں	190
-35	اُس اجنبی سے یُوں تو میرا کوئی بھی ناتا نہ تھا	191
-36	دِلِ بے قرار کو یہ ہی سمجھانا چاہئے	192
-37	فاصلے بڑھتے گئے اور رنجشیں مِٹتی گئیں	193
-38	بھیجا تُو نے نامہء شادی بڑے اہتمام کے ساتھ	194
-39	بچھڑا جو ایک شخص تو معلوم یہ ہُوا	195
-40	پُھول کِھلیں نہ کِھلیں موسم بہار تو ہے	196
-41	جینا چاہا میں نے ایک مہ جبیں کا خواب بن کر	197
-42	داغِ دل چُھپانے سے کہاں چُھپتے ہیں	198
-43	موت سے پہلے شہر میں کیوں میری چِتا جلائی لوگوں نے	199

-44	تُو نے کیوں شادی کا بھیجا دعوت نامہ تھا	200
-45	تیرے غم میں آج میں نے شراب پی	201
-46	جب سے تو نے یہ دل لگی کی ہے	202
-47	اب اُس گلی میں کیوں جاتے ہو	203
-48	جس کی چاہت میں اشعار کہے ہیں میں نے	204
-49	دیکھ کر جن کو جگر تھام لیا کرتے تھے	205
-50	راتوں کو اُس کی یاد میں شاعری کرتا رہا	206
-51	جانے کِس کی یاد میں شاعری کی ہے	207
-52	جانے کیوں میں تُجھے خط لکھ نہ سکا	208
-53	طُوفاں کے بہانے اُسے ملنے نہیں گیا	209
-54	میری بے وفائیوں کا گِلہ نہ کرو	210
-55	تاروں کی انجمن میں ہوتا ہے چاند تنہا	211
-56	خواہش ہے کہ تُجھ سے سلسلہء کلام چل نکلے	212
-57	کُھلی زُلفیں، چاند چہرہ آنکھوں میں مستی تھی	213
-58	جِس دن سے تیرے عشق سے آزاد ہُوئے ہیں	214
-59	جاتے لمحے اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے	215
-60	چاہتیں جو گُم ہوئی ہیں، خواہشیں کیوں مٹ گئی ہیں	216
-61	میرے عشق پر ایمان کا اِرادہ کیا ہے	217
-62	رُوح تیری کِسی کے پیار کی پیاسی دیکھی	218
-63	جن لوگوں نے میرے گھر پر پتھر پھینکے	219

-64	اِک نہ اِک دن تو اُس کو بُھلانا ہوگا	220
-65	سال بھر ہم نے ساون کا اِنتظار کیا	221
-66	کالی گھٹا کو دیکھ کر کیوں لگ رہا ہے ایسے	222
-67	آج پھر اُس کی یاد آئی پُروائی میں	223
-68	کِسی کی یاد میں روتے ہُوئے دیکھا اُن کو	224
-69	کُچھ نہ کُچھ تو حجاب رہنے دو	225
-70	چرچے ہونے لگے تیرے انگ انگ کے	226
-71	اُداس رُتوں میں خُوشی کے گیت کیسے لِکھوں	227
-72	دردِ دل کو اشکوں میں بہانا چاہا	228
-73	جو چہرہ مانندِ پُھول لگتا تھا	229
-74	شہروں کی روشنی سے کِنارا کرلوں	230
-75	کب تلک تیرے رازوں کو چُھپائے رکھتا	231
-76	گھر اپنے مُجھ کو بُلانا تیرا	232
-77	عِشق کی راہوں پر تیرا چلنا دیکھا	234
-78	اچھا لگتا تھا تیرا فون پر باتیں کرنا	235
-79	رازِ دل کا آنکھوں سے عیاں ہونا	236
-80	سائے کی طرح ساتھ تیرے رہتا تھا کبھی میں	237
-81	پینی پڑے شراب تو چُھپ کر پیا کرو	238
-82	جن سے تعلّق ہو یُونہی تو نہیں چھوڑے جاتے	239
-83	کِسی دن میرے پاس آنے سے پہلے	240

242	اپنے ساجن کے سینے پر جب سر رکھا ہوگا	-84
243	کہہ رہے ہو جسے اِنتہا پیار کی	-85
244	کیسے کیسے لوگوں کے بہانے دیکھے	-86
245	لوگ کہتے ہیں وہ عہدِ وفا نبھانے کے لئے آتے ہیں	-87
246	اب تو میرے بھی حالات ہُوئے ہیں ایسے	-88
247	کیا دن تھے جب تُجھے یاد کیا کرتے تھے	-89
248	یُوں مُسکرا کر میرے سامنے آیا نہ کرو	-90
249	جانے کیوں لوگ دل کے سکوں کی خاطر	-91
250	کبھی کبھی تو اُن سے مِلنا کافی مُشکل لاگے تھا	-92
251	پیسہ ہُوتا ہے تو دوست بھی مل جاتے ہیں	-93
252	بُجھی بُجھی ہے زندگی دل اُداس ہے	-94
253	اَشک آنکھوں میں چُھپے رہتے ہیں موتی بن کر	-95
254	کب تلک ایک ہی رستے پہ چلو گے	-96
255	باتوں باتوں میں وہ یُونہی مُسکرا دیتے ہیں	-97
256	میری آنکھ میں جو قہر ہے	-98
257	کِس لئے ہم میکدے میں آتے جاتے	-99
258	دیکھا ہے آئینے میں کبھی اپنے آپ کو	-100
259	پیتا ہُوں میں شراب لیکن کبھی کبھی	-101
260	کبھی ہم جن کے لئے گیت لکھا کرتے تھے	-102
261	رنگینیاں رُخصت ہوئیں شہر سے مے خانے کی	-103

-104	صحرا میں چل پڑے ہو تو سایہ نہ ڈھونڈنا	262
-105	کیوں اتنے پریشاں ہو جیون کے بارے میں	263
-106	کبھی ہوتی تھیں زلفِ یار و کوئے یار کی باتیں	264

پنجابی نظمیں

-1	پُکھ	267
-2	غُربت دے مارے لوگ	269
-3	ویلے ویلے دی گل	271
-4	کدی غیر وی اپنے ہوئے نیں	272
-5	سوچاں	275
-6	نویں نویں رُوپ	276
-7	وِچھوڑا	278
-8	واپسی	279
-9	تُوں وی شاید ٹھیک ای کیتا	280
-10	بھٹی صاحب	282
-11	شوق	283
-12	ہسپتال وچ بیمار دی عیادت	284
-13	اُجاڑہ	286
-14	سردار جی	287
-15	چھلّی دی شوقین	288

-16	کلّی بہہ کے سوچ	290
-17	پیڑاں	291
-18	کچیاّں راہواں	292
-19	اِقتدار	293
-20	اُڈیک	294
-21	اِقتدار دے اصلی مالک	295
-22	اداواں	296
-23	یقین	297
-24	راز دی گل	298
-25	تڑپ	299
-26	عادتاں	300
-27	حُسن بے مِثال	302
-28	Summit مینار	303
-29	نیکی	304
-30	موجاں	305
-31	جھانجر	306
-32	عادت	307
-33	خوف	308
-34	چُوٹھا	309
-35	پیر صاحب	310

-36	اِک بھرائی	311
-37	الحاج	312
-38	ہدایت	313
-39	گیت	314
-40	لارڈ صاحب	316
-41	مُلک دے غم خوار	317
-42	اپنی شاعری دے بارے	318
-43	سچا مُرشد	319
-44	لاہور دی پولیس	320
-45	گرمی	321
-46	جوبن	322
-47	چور	323
-48	امریکہ دا خوف	324
-49	سچّی گل	325
-50	ہجر تے وصال	326
-51	سب توں وڈّا چور لُٹیرا	328
-52	اِک سچّی گل	330
-53	تبدیلی(Change)	332
-54	اولاد دا نشہ	333
-55	کدی چور چوہدری نئیں ہوندے	335

-56	ہٹلر تیری یاد آئی	337
-57	وکاؤمال	339
-58	عید	340
-59	بہرُوپ	341
-60	اعتبار	342
-61	سچّی پُوجا	343

اَشک پی کر جی رہے ہیں

دل کے اَرماں بھری محفل میں لُٹائے میں نے
اَشک پی کر بھی نہ اَشک بہائے میں نے

کافی عرصہ سے دُنیا بھر کے مُسلمان ظُلم و بربرّیت کا شکار ہیں ہر طرف امریکہ اور یہودیوں نے مسلمانوں پر ظُلم کی انتہا کر دی ہے۔ مسلمان بے بسی کے عالم میں یہ سب کچھ ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اور ہر مسلمان اَشک پی کر زندہ رہنے پر مجبور ہے۔

چند اشعار

تیری جُدائی تیرے مقدّر کی بات ہے
کاتبِ تقدیر سے نہ شکوہ کروں گا

اِس رند کو کیوں دعوتِ حق دینے آئے ہو
اِس دور میں یہ رند تو پہلے ہی ولی ہے

بے وفا تھا، نہ ہرجائی، نہ آوارہ مزاج
اُس کو رنجش میں یہ نام دیئے ہیں میں نے

جب بھی ہم اُن کو پیغامِ وفا دیتے تھے
رُخِ روشن کو وہ آنچل میں چُھپا لیتے تھے

پہلو میں جہاں بیٹھتا ہے آ کر اب رقیب
کتنی چاہت سے وہاں ہم کو جگہ دیتے تھے

ہوتے صُبح کے بُھولے تو آ جاتے واپس
کیا کریں ہم ہیں بُھولے ہُوئے شام کے

جِس نظر سے تیرِ نظر کھائے ہیں بار بار
مُجھے پھر آج اُسی نظر کی تلاش ہے

وقتِ رُخصت تیری وہ بے رُخی اچھّی لگی
جاتے جاتے پیچھے مُڑ کر دیکھنا اچھّا لگا

اور بھی تو لوگ تھے رُسوائی کا تیری سبب
میرے گھر کے سامنے پھر کیوں ہُوا ہنگامہ تھا

دونوں جہاں میں وہی شخص کامیاب ہے
جو لذّتِ گُناہ سے بچا لے شباب کو

محفل میں دوستوں کی، رقیبوں کے سامنے
پہلو میں میرے بیٹھ کر باتیں کیا کرو

دیکھا ہے آئینے میں کبھی اپنے آپ کو
کیا سوچ کر نکل پڑے کعبے کے طواف کو

انتساب

جناب ملک معراج خالد صاحب (مرحوم) کے نام!

جناب ملک معراج خالد صاحب (مرحوم) کے نام جن سے ہم نے نہ صرف اَشک پِینا بلکہ اَشک پی کر جینا بھی سیکھا۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں جنّت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے (آمین)۔

سارا شہر کیوں سُنسان تھا کیا حادثہ ہُوا
شہر میں ایک ہی اِنسان تھا وہ بھی چلا گیا

حقیر جان کر کسی فقیر کو نہ چھیڑنا
ہوتے ہیں اولیاء چھپے سادھوؤں کے بھیس میں